اداریہ

مجلّہ شش ماہی ''اردو'' پیشِ خدمت ہے۔ یہ شمارہ ہائر ایجوکیشن کمیشن کے جملہ لوازمات کے تحت شائع کیا گیا ہے۔ تحقیقی مضامین کی اشاعت کے ضمن میں ملکی اور غیر ملکی مبصرین کی آرا کو اہمیت دی گئی ہے۔

زندہ قوموں کی شناخت اُن کے تحقیقی و علمی کارناموں سے ہوتی ہے۔ علوم وفنون کے لیے بھی سازگار ماحول درکار ہوتا ہے جس طرح انسان بہتر زندگی کے لیے ہجرت کرتا ہے۔ اُسی طرح سازگار ماحول کی جستجو علوم کو بھی ہجرت کرنے پر مجبور کر دیتی ہے۔ دانش وبینش کا احوال جاننا ہو تو براعظموں کی خاک چھانیے کہ کبھی عراق تہذیبی وتمدنی اعتبار سے دنیا کی آبرو تھا مگر آج... ماضی کا یورپ علومِ اسلامیہ کی مالا جپتا تھا مگر آج... قوموں کی بیداری میں دانش وروں کا کردار نہایت اہم ہوتا ہے۔

یورپ میں نشأۃ الثانیہ کی تحریک نے علوم وفنون کی سطح پر جو کارہائے نمایاں انجام دیے، اُس کے نتیجے کے طور پر یورپ کی علمی فضا کو سمت میسر آئی اور اس سمت نمائی میں تحقیق کا دخل جزوِ لاینفک سے کم نہیں۔ جدید فلسفے کے بانی رینے ڈیکارٹ کو یہ اعزاز حاصل ہے کہ سب سے پہلے اُس نے تحقیق پر چھ ڈسکورس (اظہاریے/گفتگو) تحریر کیے جس کا عنوان تھا ''عقل کا صحیح استعمال اور علوم میں سچ کی جستجو کرنے کے طریقۂ کار'' جامعہ عثمانیہ میں مذکورہ ڈسکورس کا ترجمہ عبدالباری صاحب ندوی نے ''طریق اور تفکرات'' کے نام سے ۱۹۳۲ء میں کیا۔ ہونا تو یہ چاہیے تھا کہ یہ ترجمہ درس گاہوں میں عام کیا جاتا اور ترجمے کو عصری تقاضوں سے ہم آہنگ کیا جاتا۔ بہرحال روایتی دنیا ہو کہ جدید دنیا، یہ بات طے ہے کہ بغیر ''تحقیق'' کسی بھی خطے میں ترقی ممکن نہیں۔ جان لاک اور آئزک نیوٹن کے نظریات کی قبولیت یعنی ماڈرنائزیشن (Modernization) نے تجربے اور مشاہدے کی اہمیت کو دو چند کر دیا، لہٰذا ادب میں بھی حقیقت کے نام پر سائنسی نوعیت

در آئی۔ سائنس اور ٹیکنالوجی کے اس عہد، اکیسویں صدی میں ہائر ایجوکیشن کے مطلوبہ معیارات سے اردو ادب کس حد تک پاکستانیت کے فروغ اور ملکی ترقی میں کس درجہ حصہ دار بنتا ہے— طے شدہ رسمیات ترتیب و پیش کش میں یکساں معیار کی طرف گامزن ہیں جب کہ مواد و ماخذات میں یکسانیت کا احوال کٹ اینڈ پیسٹ (Cut & Paste) کی راہ ہموار کرتا نظر آتا ہے۔ ہائر ایجوکیشن کمیشن نے تحقیقی مجلّوں کے لیے جو نئے معیارات مقرر کیے ہیں وہ قابلِ ستائش ہیں۔ ان معیارات کی روشنی میں اُمید کی جاسکتی ہے کہ وائی، ایکس اور ڈبلیو کی درجہ بندی اردو زبان و ادب کے فروغ میں معاون ہوگی۔

آخر میں ادارہ جملہ شرکاے مقالہ جات کا ملکی اور غیر ملکی مبصرین کا شکر گزار ہے کہ آپ کے تعاون کے بغیر تحقیق کا چراغ بنام ''اردو'' روشن کرنا آسان نہیں بلکہ محال تھا۔ اُمید ہے کہ یہ تعاون یونہی جاری و ساری رہے گا۔

(ش۔ ا)